



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا



اے لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو اللہ کے حضور خالص توبہ۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عبدالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

التَّحْرِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ...

اے نبی جس چیز کو اللہ نے تیرے لیے حلال کر دیا ہے اسے تو کیوں حرام کرتا ہے؟

تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ

کیا تو اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتا ہے؟

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱)

اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ...

تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے۔

... وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (۲)

اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی پورے علم والا اور حکمت والا ہے۔

وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا...

اور یاد کرو جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی؟

فَلَمَّا نُبَّتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ...

پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی کو اس پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو جتادی اور تھوڑی سی سے ٹال گئے

فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا

جب نبی نے اپنی بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اسکی خبر آپ کو کس نے دی۔

قَالَ نَبَّأَنِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (۳)

کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلا دیا۔

شان نزول کے بارے میں مفسرین کے اقوال:

اس سورت کی ابتدائی آیتوں کے شان نزول میں مفسرین کے اقوال یہ ہیں:

بعض کہتے ہیں یہ حضرت ماریہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہیں حضور نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا جس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔
نسائی میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے کہنے سننے سے ایسا ہوا تھا کہ ایک اونڈی کی نسبت آپ نے یہ فرمایا تھا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ابن جریر میں ہے کہ ام ابراہیم کے ساتھ آپ نے اپنی کسی بیوی صاحبہ کے گھریات چیت کی جس پر انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے گھر میں اور میرے بستر پر! چنانچہ آپ نے اسے اپنے اوپر حرام کر لیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! حلال آپ پر حرام کسے ہو جائے گا؟ تو آپ نے قسم کھانی کہ اب ان سے اس قسم کی بات چیت نہ کروں گا۔ اس پر آیت اتری۔
حضرت زید بن عمرو فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ کسی کا یہ کہہ دینا کہ تو مجھ پر حرام ہے لغو اور فضول ہے۔

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ تو مجھ پر حرام ہے اللہ کی قسم میں تجھ سے صحبت داری نہ کروں گا۔

حضرت مسروق فرماتے ہیں پس حرام کرنے کے باب میں تو آپؐ پر عتاب کیا گیا اور قسم کے کفارے کا حکم ہوا۔ ابن جریر میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ دونوں عورتیں کون تھیں؟ فرمایا عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ اور ابتدائے قصہ ام ابراہیم قبلیہ کے بارے میں ہوئی۔

حضرت حفصہؓ کے گھر میں انکی باری والے دن حضورؐ ان سے مل لیے تھے جس پر حضرت حفصہؓ گورنج ہوا کہ میری باری کے دن میرے گھر اور میرے بستر پر! حضورؐ نے انہیں رضامند کرنے منانے کے لیے کہہ دیا کہ میں اسے اپنے اوپر حرام کرتا ہوں اب تم اس واقع کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ لیکن حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے واقعہ کہہ دیا۔ اللہ نے اسکی اطلاع اپنے نبیؐ کو دی اور یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

آپؐ نے کفارہ دے کر اپنی قسم توڑ دی اور اس لوئذی سے ملے جلے۔

اس واقع کو دلیل بنا کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فتویٰ ہے کہ جو کہے فلاں چیز مجھ پر حرام ہے اسے قسم کا کفارہ دینا چاہیے۔

ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ میں اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کر چکا ہوں تو آپؐ نے فرمایا وہ تجھ پر حرام نہیں۔

کفارہ سب سے زیادہ سخت تو راہ اللہ غلام آزاد کرنا ہے۔ امام احمد

بہت سے فقہاء کا فتویٰ ہے کہ جو شخص اپنی بیوی یا لونڈی یا کسی کھانے پینے اور ہنسنے کی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے تو اس پر کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں صرف بیوی اور لونڈی کے حرام کرنے پر کفارہ ہے کسی اور پر نہیں اور اگر حرام کہنے سے نیت طلاق کی کر رکھی ہے تو بے شک طلاق ہو جائے گی۔

صحیح بخاری میں اس آیت کے موقع پر ہے کہ حضرت زینب بنت جحشؓ کے گھر رسول اللہؐ شہد پیتے تھے اور اسکی خاطر ذرا سی دیر وہاں ٹھہرتے بھی تھے۔ اس پر حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے آپؐ میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں حضورؐ آئیں وہ کہے کہ یا رسول اللہؐ آج تو آپؐ کے منہ سے گوند کی سی بو آتی ہے شاید آپؐ نے مغافر کھایا ہوگا۔ چنانچہ ہم نے یہی کیا۔

آپؐ نے فرمایا:

لَا، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا

نہیں میں نے تو زینب کے گھر شہد پیا ہے۔ اب قسم کھاتا ہوں کہ نہ بیوں گا یہ کسی سے کہنا مت۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب الایمان والندور میں بھی کچھ زیادتی کے ساتھ لائے ہیں جس میں ہے کہ دونوں عورتوں سے یہاں مراد عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ اور چیکے سے بات کہنا یہی تھا کہ میں نے تو شہد پیا تھا۔

صحیح بخاری کی کتاب الطلاق میں یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے ان الفاظ میں مروی ہے:

حضورؐ کو مٹھاس اور شہد بہت پسند تھا۔ عصر کی نماز کے بعد اپنی بیویوں کے گھر آتے اور کسی سے نزدیکی کرتے۔ ایک مرتبہ آپؐ حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور جتنا وہاں رکتے تھے اس سے زیادہ رکے۔ مجھے غیرت سوار ہوئی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ انکی قوم کی ایک عورت نے ایک کچی شہد کی انہیں بطور ہدیہ کے بھیجی ہے انہوں نے حضورؐ کو شہد کا شربت پلایا اور اتنی دیر روک رکھا۔

میں نے کہا خیر اسے کسی حیلہ سے ٹال دوں گی چنانچہ میں نے حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے کہا کہ تمہارے پاس جب حضورؐ آئیں اور قریب ہوں تو تم کہنا کہ آج کیا آپؐ نے مغافیر کھایا ہے۔ آپؐ فرمائیں گے نہیں تم کہنا پھر یہ بدبو کیسی آتی ہے؟ آپؐ فرمائیں گے مجھے حفصہؓ نے شہد پلایا تھا تو تم کہنا کہ شاید شہد کی کھمی نے عرفط نامی خاردار درخت چوسا ہوگا۔

میرے پاس آئیں گے میں بھی یہی کہوں گی پھر اے صفیہؓ جب تمہارے پاس آئیں تو تم بھی یہی کہنا۔

حضرت سودہؓ فرماتی ہیں جب حضورؐ میرے گھر آئے ابھی تو دروازے پر ہی تھے جو میں نے ارادہ کیا کہ تم نے جو مجھ سے کہا ہے میں آپؐ سے کہہ دوں کیونکہ میں تم سے بہت ڈرتی تھی لیکن خیر اس وقت تو خاموش رہی۔ جب میرے پاس آئے میں نے تمہارا تمہارا کہنا پورا کر دیا۔ پھر حضرت میرے پاس آئے میں نے بھی یہی کہا پھر صفیہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت حفصہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے شہد کا شربت پلانا چاہا آپؐ نے فرمایا مجھے اسکی حاجت نہیں۔ حضرت سودہؓ فرماتے لگیں افسوس ہم نے اسے حرام کر دیا۔ میں نے کہا خاموش رہو۔

شہد نوشی کے واقعہ میں شہد پلانے والیوں میں دو نام مروی ہیں ایک حضرت حفصہؓ کا دوسرا حضرت زینبؓ کا بلکہ اس امر پر اتفاق کرنے والیوں میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ حضرت حفصہؓ کا نام ہے۔ پس ممکن ہے یہ دو واقعے ہوں یہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن ان دونوں کے بارے میں اس آیت کا نازل ہونا ذرا غور طلب ہے واللہ اعلم۔

ان تَثُوبًا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمْ...

اے نبیؐ کی دونوں بیویو! اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو بہت بہتر ہے یقیناً تمہارے دل سچ ہو گئے ہیں

آپس میں اس قسم کا مشورہ کرنے والی حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ تھیں اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے جو مسند امام احمد میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

فرماتے ہیں مجھے مدتوں سے آرزو تھی کہ حضرت عمرؓ سے حضورؐ کی ان دونوں بیوی صاحبان کا نام معلوم کروں جن کا ذکر آیت **ان تَثُوبًا** میں ہے پس حج کے سفر میں جب خلیفۃ الرسولؐ چلے تو میں بھی ہم رکاب ہو گیا۔ راستہ میں موقع پا کر سوال کیا اے امیر المؤمنین جن کے بارے میں یہ آیت ہے وہ دونوں کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ابن عباسؓ! افسوس۔

حضرت زہریؒ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کا یہ در یافت کرنا برا معلوم ہوا لیکن چسپا نا جائز نہ تھا اس لیے جواب دیا کہ اس سے مراد حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ ہیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم قریش تو اپنی عورتوں کو اپنے زیر فرمان رکھتے تھے لیکن مدینہ والوں پر عموماً انکی عورتیں حاوی تھیں۔ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ہماری عورتوں نے بھی انکی دیکھا دیکھی ہم پر غلبہ حاصل کرنا چاہا۔ میں مدینہ کے بالائی حصہ میں حضرت امیہ بن زید کے گھر میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ اپنی بیوی پر کچھ ناراض ہوا اور کچھ کہنے سننے لگا تو پلٹ کر اس نے مجھے جواب دینے شروع کئے مجھے نہایت برا معلوم ہوا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ یہ نئی بات کیسی؟

اس نے میرا تعجب دیکھ کر کہا کہ آپ کس خیال میں ہیں؟ اللہ کی قسم آنحضرتؐ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور بعض مرتبہ تو دن بھر بول چال چھوڑ دیتی ہیں۔

اب میں تو ایک دوسری الجھن میں پڑھ گیا سیدھا اپنی بیٹی حفصہ کے گھر گیا اور دریافت کیا کہ کیا یہ سچ ہے کہ تم حضورؐ کو جواب دیتی ہو؟ اور کبھی کبھار سارا سارا اون روٹھی رہتی ہو؟ جواب ملا کہ سچ ہے۔ میں نے کہا کہ بر باد ہوئی اور نقصان میں پڑی جس نے ایسا کی۔ کیا تم اس سے غافل ہو گئیں کہ رسول اللہؐ کے غصہ کی وجہ سے ایسی عورت پر اللہ ناراض ہو جائے اور وہ کہیں کی نہ رہے؟ خبردار آئندہ سے حضورؐ کو کوئی جواب نہ دینا نہ آپ سے کچھ طلب کرنا جو مانگنا ہو مجھ سے مانگ لیا کرو غائضہ کو دیکھ کر تم انکی حرص نہ کرنا وہ تم سے اچھی اور تم سے زیادہ رسول اللہؐ کی منظور نظر ہیں۔

میرا پڑوسی ایک انصاری تھا۔ اس نے اور میں نے باریاں مقرر کر لی تھیں ایک دن میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارتا اور ایک دن وہ ہم اپنی باری والے دن کی تمام آیتیں اور حدیثیں آ کر ایک دوسرے کو سنا دیتے۔

ایک مرتبہ میرے ساتھی اپنی باری والے دن عشاء کے وقت آ گئے اور میرا دروازہ کھڑکھڑا کر مجھے آوازیں دینے لگے میں گھبرا کر باہر نکلا کہ خیریت تو ہے؟ اس نے کہا آج تو بڑا بھاری کام ہو گیا۔ میں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ رسول اللہؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی میں نے کہا افسوس حفصہ بر باد ہو گئی اور اس نے تو نقصان اٹھایا مجھے پہلے ہی سے اس امر کا کھنکا تھا۔

صبح کی نماز پڑھتے ہی سیدھا حفصہ کے پاس گیا دیکھا کہ وہ رو رہی ہے میں نے کہا کیا رسول اللہؐ نے تمہیں طلاق دے دی؟ جواب دیا یہ تو کچھ معلوم نہیں آپ ہم سے الگ ہو کر بالا خانے میں تشریف فرما ہیں۔

میں وہاں گیا ایک حبشی غلام جو پہرے پر تھا اس سے کہا کہ جاؤ اور میرے لئے اجازت طلب کرو اس نے واپس آ کر کہا کہ حضورؐ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ میں وہاں سے مسجد میں آ گیا دیکھا کہ منبر کے پاس ایک گروہ صحابہ کا بیٹھا ہوا ہے اور بعض کے تو آنسو نکل رہے ہیں۔ میں تھوڑی دیر بیٹھا لیکن جینن کہاں؟ پھر اٹھ کھڑا ہوا اور واپس جا کر پھر غلام سے کہا میرے لئے اجازت طلب کرو اس نے پھر آ کر یہی کہا کہ کچھ جواب نہیں ملا میں واپس مسجد میں چلا گیا پھر وہاں سے گھبرا کر نکلا واپس آیا اور پھر غلام سے کہا غلام گیا آیا اور وہی جواب دیا میں واپس مڑا ہی تھا کہ غلام نے مجھے آواز دی کہ آئیے آپ کو اجازت مل گئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ ایک بورے پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں جسکے نشان آپ کے جسم مبارک پر ظاہر ہیں۔

میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟

آپ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا نہیں۔

میں نے کہا اللہ اکبر!

رسول اللہ بات یہ ہے کہ ہم قوم قریش تو اپنی بیویوں کو دباؤ میں رکھتے تھے لیکن مدینے والوں پر انکی بیویاں غالب ہیں یہاں آ کر ہماری عورتوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی یہی حرکت شروع کر دی پھر میں نے اپنی بیوی کا واقع بیان کیا۔

یہ خبر پا کر کہ حضور کی بیویاں بھی ایسا کرتی ہیں یہ کہنا بھی بیان کیا کہ انہیں ڈر نہیں کہ اللہ کے رسول کے غصے کی وجہ سے اللہ بھی ناراض ہو جائے اور وہ ہلاک ہو جائیں۔ اس پر حضور مسکرائے میں نے پھر اپنا حُصَّہ کے پاس جانا اور انہیں حضرت عائشہؓ کی ریس کرنے سے روکنا بیان کیا۔ اس پر دوبارہ مسکرائے میں نے کہا اگر اجازت ہو تو ذرا سی دیر اور رک جاؤں؟ آپ نے اجازت دی میں بیٹھ گیا۔

اب جو سرائھا کر چاروں طرف نظریں دوڑائیں تو آپ کی بیٹھک میں سوائے تین خشک کھالوں کے اور کوئی چیز نہ دیکھی آرزو دل ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر کشادگی کرے دیکھیے تو فارسی اور رومی جو اللہ کی عبادت ہی نہیں کرتے انہیں کس قدر دنیا کی نعمتوں میں وسعت دی گئی ہے؟ یہ سنتے ہی آپ سنبھل بیٹھے اور فرمانے لگے:

أَفِي شَكِّ أَنتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَوْلَيْكَ قَوْمٌ عَجَّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

اے ابن خطاب! کیا تو شک میں ہے؟ اس قوم کی اچھائیاں انہیں پہنچت دنیا میں ہی دے دی گئیں۔ میں نے کہا حضور میرے لیے اللہ سے طبع بخشش کیجیے۔

بات یہ تھی کہ آپ نے بوجہ سخت ناراضگی قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنبیہ کی۔

یہ حدیث بخاری مسلم ترمذی اور نسائی میں بھی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ طلاق کی شہرت کا واقعہ پردہ کی آبیوں کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ جس طرح حُصَّہ کے پاس جا کر انہیں سمجھائے تھے اسی طرح حضرت عائشہؓ کے پاس بھی ہو آئے تھے اور یہ بھی ہے کہ وہ غلام جو ڈیوڑھی پر پہرہ دے رہے تھے حضرت ربیعؓ تھے یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے کہا آپ عورتوں کے بارے میں اس مشقت میں کیوں پڑتے ہیں؟ اگر آپ انہیں طلاق بھی دے دیں تو آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے اور اسکے فرشتے ہیں اور جبرئیل اور میکائیل اور میں اور ابوبکرؓ اور جملہ مومن۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں الحمد للہ میں اس قسم کی جو بات کہتا مجھے امیدگی رہتی کہ اللہ تعالیٰ میری بات کی تصدیق نازل فرمائے گا۔ پس اس موقع پر بھی آیت تجہیر یعنی **عَسَىٰ رَبُّهُ** اور **وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ** آپ پر نازل ہوئیں۔

...وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ...

اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اسکا کارساز اللہ ہے اور جبرئیل

ہیں اور نیک ایماندار۔

... وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ (۴)

اور انکے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔

مجھے جب آپ سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق نہیں دی تو میں مسجد میں آ کر دروازے پر کھڑے ہو کر اونچی آواز سے سب کو اطلاع دے دی کہ حضور نے ازواجِ مطہرات کو طلاق نہیں دی۔ اسکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَدَّعَوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (4:83)

جہاں انہیں کوئی امن کی یا خوف کی خبر پہنچی کہ یہاں سے شہرت دینے لگتے ہیں، اگر یہ اس خبر کو رسول یا ذی عقل و علم مسلمانوں تک پہنچا دیتے تو بیشک ان میں سے جو لوگ محقق ہیں وہ اسے سمجھ لیتے۔

حضرت عمرؓ یہاں تک اس آیت کو پڑھ کر فرماتے ہیں پس اس امر کا استنباط کرنے والوں میں میں ہی ہوں۔

اور بھی بہت سے بزرگ مفسرین سے مروی ہے کہ صالح المؤمنین سے مراد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بعضوں نے حضرت عثمانؓ کا نام بھی لیا ہے بعض نے حضرت علیؓ کا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آپؐ کی بیویاں غیرت میں آگئیں جس پر میں نے ان سے کہا کہ اگر حضورؐ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں آپؐ کو دے گا۔ پس میرے یہ الفاظ ہی میں قرآن کی یہ آیت اتری۔

پیغمبر کی بیویاں:

عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْكَ ...

اگر پیغمبر تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں انکارب تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا۔

...مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا (۵)

جو اسلام والیاں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت بجا لانے والیاں روزے رکھنے والیاں ہوں گی بیوہ اور کنواری۔

ارشاد فرمایا ان میں سے بعض بیوہ ہوں گی اور بعض کنواریاں اس لیے کہ جی خوش رہے قسموں کی تبدیلی نفس کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔

مجم طہرانی میں ابن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے اس آیت میں جو وعدہ فرمایا ہے اس سے مراد تو بیوہ سے حضرت آسیہؓ ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں اور کنواری سے مراد حضرت مریمؓ ہیں جو حضرت عمران کی بیٹی تھیں۔

ابن عساکر میں ہے کہ حضرت جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اس وقت حضرت خدیجہ آپ کے پاس آئیں تو حضرت جبرئیل نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ انہیں خوشی ہو جنت کے ایک چاندی کے گھر کی جہاں نہ گرمی ہے نہ تکلیف ہے نہ شور و غل جو چھدنے ہوئے موتی کا بنا ہوا ہے جس کے دائیں بائیں مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم کے مکانات ہیں۔

جہنم سے بچو اور گھر والوں کو بچاؤ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقَوُّدَهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ...

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر حضرت علی فرماتے ہیں ارشاد الہی ہے کہ اپنے گھرانے کے لوگوں کو علم و ادب سکھاؤ۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اللہ کے فرمان بجالاؤ اسکی نافرمانیاں مت کرو اپنے گھرانے کے کے لوگوں کو ذکر اللہ کی تاکید کرو تاکہ اللہ تمہیں جہنم سے بچالے۔

مجاہد فرماتے ہیں اللہ سے ڈرو اور اپنے گھر والوں کو بھی یہی تلقین کرو۔

قتادہ فرماتے ہیں اللہ کی اطاعت کا حکم دو اور نافرمانیوں سے روکتے رہو ان پر اللہ کا حکم قائم رکھو اور انہیں احکام خدا بجالانے کی تاکید کرتے رہو نیک کاموں میں انکی مدد کرو اور برے کاموں پر انہیں ڈانٹو ڈپٹو۔

ضحاک و مقاتل فرماتے ہیں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اپنے رشتے کنبے کے لوگوں کو اور اپنے لونڈی غلام کو اللہ کے فرمان بجالانے کی اور اسکی نافرمانیوں سے روکنے کی تعلیم دیتا رہے۔

مسند احمد میں رسول اللہ کا ارشاد ہے:

مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ، فَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيَّهَا

جب بچے سات سال کے ہو جائیں انہیں نماز پڑھنے کو کہتے ملتے رہا کرو جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز میں سستی کریں تو انہیں مار کر دھمکا کر پڑھاؤ۔

یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی میں بھی ہے۔

اطاعت کے بجالانے اور معصیت سے بچتے بنے اور برائی سے دور رہنے کا سلیقہ پیدا ہو جائے۔ ان کاموں سے تم اور وہ جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے جسکا ایندھن انسان کے جسم اور پتھر ہیں۔ ان چیزوں سے یہ آگ سلگانی گئی ہے پھر خیال کر لو کہ کس قدر تیز ہوگی۔

چتر سے مراد یا تو وہ چتر ہیں جن کی دنیا میں پرستش ہوتی رہتی ہے جیسے اورنگ ہے:

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (21:98)

اور تمہارے معبود جنہم کی لکڑیاں ہیں یا گندھک کے نہایت ہی بدبودار چتر ہیں۔

... عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ ...

جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (٦)

جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کیا جائے بجالاتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے اس آگ سے عذاب کرنے والے فرشتے سخت طبیعت والے ہیں جن کے دلوں میں کافروں کے لیے اللہ نے رحم رکھا

ہی نہیں اور جو بدترین ترکیبوں سے بڑی بھاری سزائیں کرتے ہیں جن کے دیکھے سے بھی پتہ پائی اور کلیجہ چھلنی ہو جائے۔

ادھر فرمایا گیا ادھر انہوں نے عمل شروع کر دیا۔ انکا نام زبانیا ہے۔ اللہ ہمیں اپنے عذابوں سے اپنی پناہ دے آمین۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (٧)

اے کافرو! تم آج معذرت مت کرو تمہیں صرف تمہارے کرتوت کا بدلہ دیا جا رہا ہے۔

قیامت کے دن کفار سے فرمایا جائے گا آج تم بیکار عذر پیش نہ کرو کوئی معذرت ہمارے سامنے چل نہ سکے گی۔ تمہارے کرتوت

کا مزہ تمہیں چکھنا ہی پڑے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ثُبُوءًا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ...

اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو

ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! تم سچی اور خالص توبہ کرو جس سے تمہارے اگلے گناہ معاف ہو جائیں، میل کچیل دھل جائے

برائیوں کی عادت چھٹ جائے۔

نعمان بشیر نے اپنے ایک خطبہ میں بیان فرمایا:

لوگو میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا ہے کہ خالص توبہ یہ ہے کہ انسان گناہ کی معافی چاہے اور پھر اس گناہ کو نہ کرے

اور روایت میں ہے پھر اسکے کرنے کا ارادہ بھی نہ کرے۔

حضرت عبداللہؓ سے بھی اسی کے قریب مروی ہے۔

علائے سلف فرماتے ہیں تو بہ خالص یہ ہے کہ گناہ اسی وقت چھوڑ دے جو ہو چکا اس پر نادام ہو اور آئندہ کے لیے نہ کرنے کا پختہ عزم ہو اور اگر گناہ میں کسی انسان کا حق ہے تو چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ حق باقائیدہ ادا کرے۔

حضور فرماتے ہیں:

نادام ہونا بھی تو بہ کرنا ہے۔

حضرت زرنے حضرت ابی سے پوچھا تو بہ نصوص کیا ہے۔ فرمایا میں نے حضور سے یہی سوال کیا تھا تو فرمایا:

قصور سے گناہ ہو گیا پھر اس پر نادام ہونا اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا اور پھر اس گناہ کی طرف مائل نہ ہونا۔

حسن فرماتے ہیں تو بہ نصوص یہ ہے:

جیسے گناہ کی محبت تھی ویسا ہی بغض دل میں بیٹھ جائے اور جب وہ گناہ یاد آئے اس سے استغفار ہو۔

جب کوئی شخص تو بہ کرنے پر پختگی کر لیتا ہے اور اپنی تو بہ پر جہار بتاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی تمام اگلی خطائیں مٹا دیتا ہے جیسے کہ صحیح حدیث میں ہے:

اسلام لانے سے پہلے کی تمام خطائیں اسلام فنا کر دیتا ہے اور تو بہ سے پہلے کی تمام خطائیں تو بہ سوخت کر دیتی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ تو بہ نصوص میں یہ شرط بھی ہے کہ تو بہ کرنے والا پھر مرتے دم تک اس گناہ کو نہ کرے جیسے کہ احادیث و آثار بھی بیان ہوئے جن میں ہے کہ پھر کبھی نہ کرے یا صرف اسکا عزم راسخ کافی ہے کہ اسے اب کبھی نہ کروں گا۔ گو پھر ہتھکڑے بشریت بھولے جو کہ ہو جائے جیسے کہ ابھی حدیث گزری کہ تو بہ اپنے سے پہلے گناہوں کو بالکل مٹا دیتی ہے تو بجز تو بہ کے ہی گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یا پھر مرتے دم تک اس کام کا نہ ہونا گناہ کی معافی کی شرط کے طور پر ہے؟

پس پہلی بات کی دلیل تو یہ حدیث صحیح ہے:

جو شخص اسلام میں نیکیاں کرے وہ اپنی جاہلیت کی برائیوں پر پکڑا نہ جائے گا اور جو اسلام لا کر بھی برائیوں میں مبتلا رہے وہ اسلام کی اور جاہلیت کی دونوں برائیوں میں پکڑا جائے گا۔

پس اسلام جو کہ گناہوں کو دور کرنے میں تو بہ سے بڑھ کر ہے جب اسکے بعد بھی اپنی بد کرداریوں کی وجہ سے پہلی برائیوں میں بھی پکڑ ہوئی تو تو بہ کے بعد تو بطور اولیٰ ہونی چاہئے واللہ اعلم۔

... عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ...

ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں پہنچائے جسکے نیچے نہریں جاری ہیں

لفظ عسی کو تمنا امید اور امکان کے معنی دیتا ہے، لیکن کلام اللہ میں اسکے معنی تحقیق کے ہوتے ہیں۔

پس فرمان ہے کہ خالص تو بہ کرنے والے قطعاً اپنے گناہوں کو معاف کرالیں گے اور سرسبز شاداب جنتوں میں جائیں گے۔

... يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ...

جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو انکے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا

... نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ ...

انکا نور انکے سامنے اور انکے دائیں دوڑ رہا ہوگا یہ دعائیں کرتے ہوں گے

ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اور انکے ایمان دار ساتھیوں کو ہرگز شرمندہ نہ کرے گا، انہیں اللہ کی طرف سے نور عطا ہوگا جو انکے آگے آگے اور دائیں طرف ہوگا اور سب اندھیروں میں ہوں گے اور یہ روشنی میں ہوں گے جیسے کہ پہلے سورہ حدید کی تفسیر میں گزر چکا۔

... رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۸)

اے ہمارے رب ہمیں ضیا عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

جب یہ دیکھیں گے کہ منافقوں کو جو روشنی ملی تھی عین ضرورت کے وقت وہ ان سے چھین لی گئی اور اندھیروں میں بھٹکتے رہ گئے تو دعا کریں گے:

اے اللہ ہمارے ساتھ ایسا نہ ہو ہماری روشنی تو آخر وقت تک ہمارے ساتھ ہی رہے ہمارا نور ایمان بچھنے نہ پائے۔

ہو کتنا نہ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ فتح مکہ والے دن رسول اللہ کے پیچھے میں نے نماز پڑھی تو میں نے آپ کی اس دعا کو سنا:

اللَّهُمَّ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

میرے اللہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔

ایک حدیث میں ہے حضور فرماتے ہیں:

قیامت کے دن سب سے پہلے سجدے کی اجازت مجھے دی جائے گی اور اس طرح سب سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت بھی مجھ ہی کو مرحمت ہوگی میں اپنے سامنے اور دائیں بائیں نظر ڈال کر اپنی امت کو پہچان لوں گا۔

ایک صحابی نے کہا حضور انہیں کیسے پہچانیں گے؟ وہاں تو بہت سی امتیں مخلوط ہوں گی۔ آپ نے فرمایا:

میری امت کے لوگوں کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ انکے اعضاء وضو منور ہوں گے چمک رہے ہوں گے کسی اور امت میں یہ بات نہ ہوگی۔

دوسری پہچان یہ ہے کہ انکے نامہ اعمال انکے دائیں ہاتھ میں ہوں گے

تیسری نشانی یہ ہوگی کہ سجدے کے نشان انکی پیشانیوں پر ہوں گے جن سے میں پہچان لوں گا۔

چوتھی علامت یہ ہے کہ انکا نور انکے آگے آگے ہوگا۔

حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کا ذکر:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ...

اے نبی! ان کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو!

وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ وِبَنَسَ الْمَصِيرُ (۹)

ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دیتا ہے کہ کافروں سے جہاد کرو ہتھیاروں کے ساتھ منافقوں سے جہاد کرو حد و الہی جاری کرنے کے ساتھ ان یر دنیا میں سختی کرو آخرت میں انکا ٹھکانا جہنم ہے جو بدترین بازگشت ہے۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأةَ نُوْحٍ وَاِمْرَأةَ لُوْطٍ ...

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح اور لوط بیوی کی کہاوت بیان فرمائی:

... كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ ...

یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے شائستہ اور نیک بندوں کے گھر تھیں

پھر مثال دے کر سمجھایا کہ کافروں کا مسلمانوں سے ملنا جلنا خلط ملط رہنا نہیں انکے کفر کے باوجود اللہ کے ہاں کچھ نفع نہیں دے سکتا۔ دیکھو دو بیبیوں کی عورتیں حضرت نوح اور حضرت لوط کی جوان بیویوں کی صحبت میں رہنے والی اور دن رات ساتھ اٹھنے بیٹھنے والی اور ساتھ ہی کھانے پینے والی بلکہ سونے جاگنے والی تھیں! لیکن چونکہ ایمان میں انکی ساتھی نہ تھیں اور اپنے کفر پر قائم تھیں!

... فَخَانَتَاهُمَا لَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا...

پھر ان کی انہوں نے خیانت کی! پس وہ دونوں نیک بندے ان سے اللہ کے عذاب کو نہ روک سکے!

... وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِيْنَ (۱۰)

اور حکم دے دیا گیا کہ اے عورتو! دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔

پس بیبیوں کی آٹھ پہر کی صحبت انہیں کچھ کام نہ آئی! انبیاء اللہ انہیں اخروی نفع نہ پہنچا سکے اور نہ اخروی نقصان سے بچا سکے بلکہ ان عورتوں کو بھی دوزخیوں کے ساتھ جہنم میں جانے کو کہہ دیا گیا۔

یہ یاد رہے کہ خیانت کرنے سے مراد یہاں بدکاری نہیں! انبیاء علیہم السلام کی حرمت و عصمت اس سے بہت اعلیٰ اور بالا ہے کہ انکے گھر والیاں فاحشہ ہوں! ہم اسکا پورا بیان سورہ نور کی تفسیر میں کر چکے ہیں! بلکہ یہاں مراد خیانت فی الدین ہے یعنی دین میں اپنے خاندانوں کی خیانت کی! انکا ساتھ نہ دیا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

انکی خیانت زنا کاری تھی بلکہ یہ تھی کہ حضرت نوح کی بیوی تو لوگوں سے کہا کرتی تھی کہ یہ مجنون ہے اور لوٹا کی بیوی جو مہمان حضرت لوٹا کے ہاں آتے تو کافروں کو خیر کر دیتی تھی یہ دونوں بدوین تھیں نوح کی رازداری اور پوشیدہ طور پر ایمان لانے والوں کے نام کافروں پر ظاہر کر دیا کرتی تھی اسی طرح حضرت لوٹا کی بیوی بھی اپنے خاوند اللہ کے رسول کی مخالف تھی اور جو لوگ آپ کے ہاں مہمان بن کر ٹھہرتے یہ جا کر اپنی قوم سے خیر کر دیتی جنہیں بد فعلی کی عادت تھی۔

حضرت آسیہؓ و حضرت مریمؓ کے فضائل:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةً فِرْعَوْنَ ..

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی کہاوت بیان فرمائی جب کہ اس نے دعا کی

یہاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے مثال بیان فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ اگر یہ اپنی ضرورت پر کافروں سے خلط ملط ہوں تو انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا جیسے اور جگہ فرمایا:

لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰةً (3:28)

ایمانداروں کو چاہیے کہ مسلمانوں کے سوا اوروں سے دوستیاں نہ کریں جو ایسا کرے گا وہ اللہ کی طرف سے کسی بھلائی میں نہیں ہاں اگر بطور بچاؤ اور دفع الوقتی کے ہو تو اور بات ہے۔

قذاۃ فرماتے ہیں روئے زمین کے تمام تر لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش فرعون تھا لیکن انکے کفر نے بھی اسکی بیوی کو کچھ نقصان نہ پہنچایا اس لیے کہ وہ اپنے زبردست ایمان پر پوری طرح قائم تھیں اور رہیں جان لو کہ اللہ تعالیٰ عادل حاکم ہے وہ ایک کے گناہ پر دوسرے کو نہیں پکارتا۔

حضرت سلمان فرماتے ہیں فرعون اس نیک بخت بیوی کو طرح طرح سے ستاتا تھا سخت گرمیوں میں انہیں دھوپ میں کھڑا کر دیتا لیکن پروردگار اپنے فرشتوں کے پروں کا سایہ ان پر کر دیتا اور انہیں گرمی کی تکلیف سے بچا لیتا بلکہ انہیں انکے جنتی مکان کو دکھا دیتا جس سے انکی روح کی تازگی اور ایمان کی زیادتی ہو جاتی۔

فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بابت یہ دریافت کرتی رہتی تھیں کہ کون غالب رہا تو ہر وقت یہی سنتیں کہ موسیٰ غالب رہے بس یہی انکے ایمان کا باعث بنا اور یہ پکارا گئیں کہ موسیٰ اور حضرت ہارون کے رب پر ایمان لائی۔

فرعون کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے کہا جو بڑی سے بڑی پتھر کی چٹان تمہیں ملے اسے اٹھو لاؤ اسے چٹ لٹاؤ اور اسے کہو کہ اپنے اس عقیدے سے باز آئے۔ اگر باز آجائے تو تو میری بیوی ہے۔ عزت و حرمت کے ساتھ واپس لاؤ اور اگر نہ مانے تو وہ چٹان اس پر گرا دو اور اسکا قیمہ قیمہ کر ڈالو۔

جب یہ لوگ پتھر لائے انہیں لے گئے لٹایا اور پتھر ان پر گرانے کے لیے اٹھایا تو انہوں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی پروردگار نے حجاب بنا دیا اور جنت کو اور وہاں جو مکان ان کے لیے بنایا گیا تھا اسے انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اسی میں انکی روح پرواز کر گئی۔ جس وقت پتھر پھینکا گیا اس وقت ان میں روح تھی ہی نہیں۔
اپنی شہادت کے وقت دعا مانگتی ہیں:

... **إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ...**

اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس سے جنت میں مکان بنا

اے اللہ جنت میں اپنے قریب کی جگہ مجھے عنایت فرما۔

اس دعا کی باریکی پر بھی نظر ڈالے کہ پہلے اللہ کا پڑوس مانگا جا رہا ہے پھر گھر کی درخواست کی جا رہی ہے۔

اس واقع کے بیان میں مرفوع حدیث بھی بیان ہوئی ہے۔

پھر دعا کرتی ہیں:

... **وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۱۱)**

اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے

مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے میں اسکی کفریہ حرکتوں سے بیزار ہو مجھے اس ظالم قوم سے عافیت میں رکھ۔

ان بیوی صاحبہ کا نام آسیہ بنت مزاحم تھا۔

وَمَرِيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا...

اور مثال بیان فرمائی مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی

دوسری مثال حضرت مریم بنت عمران کی بیان کی جاتی ہے کہ وہ نہایت پاک دامن تھیں ہم نے اپنے فرشتے جبرائیل کی معرفت

ان میں روح پھونکی۔

... **فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا...**

پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی

حضرت جبرائیل کو انسانی صورت میں اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ وہ اپنے منہ سے اسے نکلے کہ بیان میں پھونک مارویں

اسی سے حمل رہ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

پس فرمان ہے کہ ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی۔

... وَصَدَقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتِبَ عَلَيْهَا مِنَ الْقَانِنِينَ (۱۲)

مریم اپنے رب کی باتیں اور اس کی کتابوں کو مانتی تھی اور عبادت گزاروں میں سے تھی۔

پھر حضرت مریم کی اور تعریف ہو رہی ہے کہ وہ اپنے رب کی تقدیر اور شریعت کو سچ ماننے والی تھیں اور پوری فرماں بردار تھیں۔

مسند احمد میں ہے کہ آنحضرتؐ نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور صحابہؓ سے دریافت کیا جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ہی کو پورا علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ:

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَقَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرِيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ بِنْتُ مُزَاهِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

سنو تمام بنتی عورتوں میں سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور قاطمہ بنت محمدؐ اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

كَمَلَتْ مِنَ الرَّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَمَرِيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ،

وَإِنَّ أَفْضَلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

مردوں میں تو صاحب کمال بہت سارے ہیں لیکن عورتوں میں سے کامل عورتیں صرف حضرت آسیہؓ ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں اور حضرت مریم بنت عمرانؓ اور حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے سالن میں چوری ہوئی روٹی (الثريد) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

اس سورت کی آیت کے الفاظ **ثيبات و ابكار** کی تفسیر کے موقع پر حدیث بھی ہم بیان کر چکے ہیں جس میں ہے کہ آنحضرتؐ کی جنتی بیویوں میں ایک حضرت آسیہ بنت مزاحم بھی ہیں۔

